ہو گئے، عمر تریسٹھ کے لگ بھگ ہوگی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نگرام لکھنؤ کا ایک مردم خیز قصبہ ہے، مولانا یہاں کے ایک نامور علمی خانوادہ کے چشم و چراغ تھے تعلیم ندوہ میں پائی، فراغت کے بعد دارالمصنفین اعظم گڈھ چلے گئے، کم و بیش سات برس یہاں مقیم رہ کر سیرت النبی جلد اول پر نظر ثانی کی، حافظ ابن قیم نے اپنی تصنیفات میں جہاں کہیں کسی آیت سے متعلق تفسیری کلام کیا ہے اُن سب کو تفسیر ابن قیم کے نام سے یکجا مرتب کیا، علاوہ ازیں معارف میں بھی متعدد مقالات لکھے، یوں تو سب ہی علوم اسلامیہ میں پختہ استعداد رکھتے تھے لیکن قرآن مجید کا ذوق سب پر غالب تھا۔ چنانچہ یہ سب مقالات بھی قرآن مجید سے متعلق ہیں، دارالمصنفین سے جب وہ ندوۃ العلماء میں منتقل ہوئے تو یہاں بھی اُن کا خصوصی مشغلہ درس قرآن ہی رہا۔ مدرسہ کے اندر اور اُس کے باہر بھی، ندوہ میں آنے کے بعد درس کی ہمہ گیر مصروفیتوں کے باعث وہ تصنیف و تالیف کی طرف زیادہ توجہ نہیں کر سکے، تاہم جو کچھ لکھ گئے ہیں اُس کی افادیت میں کلام نہیں ہو سکتا۔

طبعاً نہایت شگفتہ مزاج، خوش خلق، خوش پوشاک و خوش خوراک تھے، خندہ جبینی اُن کی فطرت تھی، عملاً نہایت صالح اور اوراد و وظائف تک کے پابند تھے، مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے اور اس سلسلہ میں اُن سے برابر مراسلت بھی رکھتے تھے اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔

پچھلے دنوں ڈاکٹر وحید مرزا کا بھی انتقال ہوگیا، عمر اسّی کے لگ بھگ ہوگی مرحوم ایک عرصہ تک لکھنؤ یونیورسٹی میں عربی اور فارسی کے پروفیسر اور صدر شعبہ رہے۔ امیر خسرو پر اُن کی کتاب جو اُن کے پی۔ ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ ہے اب تک اس موضوع پر بہترین کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے سبکدوش ہونے کے بعد الہ آباد چلے گئے اور اردو انسائیکلوپیڈیا اسکیم سے وابستہ ہوگئے اور وہیں وفات پائی، غفراللہ